مقدماتی اشاعت

۱جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ - ۳دسمبر ۲۰۲۴ء

شمارہ نمر
۳۴

صدائے حوزہ

مرکز مدیریت حوزہ ہائے علمیہ اسلامی جمہوریہ ایران کا ترجمان

مولانا موحوم ممتاز صاحب قبلہ۔

دنیا وہ دن دیکھے گی جب صیہونی حکومت اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے ہاتھوں شکست کھائے گی

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے جمعرات ۷ نومبر ۲۰۲۴ کی صبح اعلیٰ قیادت کا انتخاب کرنے والے ماہرین کی کونسل یا مجلس خبرگان کے ارکان سے ملاقات کی۔ ماہرین کونسل کے چھٹے دورے کے دوسرے اجلاس کے اختتام کے موقع پر ہونے والی اس ملاقات میں انھوں نے اپنے خطاب میں ماہرین کونسل کی پوزیشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے اسلامی انقلاب سے رابطے کے مفہوم کے لحاظ سے سب سے انقلابی ادارہ قرار دیا اور کہا کہ اس لفظ کے استعمال کی وجہ، رہبر کے انتخاب میں ماہرین کونسل کا کردار ہے۔ انھوں نے حزب اللہ اور حماس کی بالندگی، تحرک اور مقتدرانہ مقابلے کے تسلسل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خداوند عالم کے نصرت کے اٹل وعدوں کی اساس اور گزشتہ عشروں میں حزب اللہ اور حماس کے کامیاب مقابلوں کے تجربے کی بنیاد پر حالیہ واقعات یقینی طور پر حق اور مزاحمت کے محاذ کی فتح پر منتج ہوں گے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے ماہرین کونسل کی پوزیشن کی اہمیت اور رہبر کے انتخاب میں پوری توجہ دیے جانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ماہرین کونسل کو رہبر کے لیے آئین میں ذکر شدہ شرطوں کے تعین پر پوری توجہ رکھنی چاہیے تاکہ انقلاب کی راہ اور ہدف پر قلبی عقیدے اور اس راہ میں بغیر تھکے ہوئے لگاتار آگے بڑھنے کی تیاری سمیت تمام شرطوں کو اس میں دیکھا جائے اور وہ ذمہ داری کا اہل ہو۔ انھوں نے ماہرین کونسل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ماہرین کونسل کا وجود دکھاتا ہے کہ اہداف کی سمت نظام کے لگاتار آگے بڑھنے میں کوئی وقفہ نہیں آئے گا کیونکہ ضرورت پڑنے پر ماہرین کونسل فوری طور پر اگلے رہبر کا تعین کرے گی اور یہ تسلسل پوری طاقت، قوت اور توانائی کے ساتھ موجود رہے گا۔ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے نظام کے اشخاص پر منحصر نہ ہونے کو رہبر کے فوری انتخاب کے عمل میں پنہاں ایک حقیقت بتایا اور کہا کہ یہ تبدیلی دکھاتی ہے کہ اگرچہ کچھ لوگوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں جنھیں انجام پانا چاہیے لیکن نظام ان پر منحصر نہیں ہے اور وہ ان افراد کے بغیر بھی اپنا راستہ جاری رکھ سکتا ہے۔ انھوں نے اپنے خطاب کے ایک دوسرے حصے میں وقت کے عظیم اور انتھک مجاہد شہید سید حسن نصر اللہ کی شہادت کے چہلم کے ایام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھیں اور شہید ہنیہ، صفی الدین، سنوار اور نیلفروشان سمیت مزاحمت کی دیگر بڑی ہستیوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ان شہیدوں نے اسلام اور مزاحمتی محاذ کو دوہری عزت اور طاقت عطا کی ہے۔ رہبر انقلاب نے حزب اللہ کو شہید نصر اللہ کی جاوداں یادگار بتایا اور کہا کہ سید مزاحمت کی شجاعت، بصیرت، صبر اور حیرت انگیز توکل کی برکت سے حزب اللہ کو غیر معمولی رشد حاصل ہوا اور مختلف قسم کے مادی ہتھیاروں سے لیس اور پروپیگنڈہ مشینری رکھنے والا دشمن اللہ کے فضل وکرم سے اس پر غلبہ حاصل نہیں کر پائے گا۔ انھوں نے غزہ اور لبنان کے جرائم میں امریکا اور بعض یورپی ملکوں کے خون آلود ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لبنان، غزہ اور فلسطین میں طاقتور مجاہدت جاری رہنے کا نتیجہ حق اور مزاحمت کے محاذ کی فتح قرار دیا اور کہا کہ مزاحمت کی فاتحانہ حرکت کے تابناک مستقبل کی ایک دلیل، اللہ کا اٹل وعدہ ہے کہ جس میں ظلم کا شکار بننے والوں کو جہاد کی اجازت دینے کے بعد زور دے کر کہا گیا ہے کہ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ کی مدد و نصرت یقینی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے صیہونی جارحین کے مقابلے میں مزاحمت کی فتوحات کے پچھلے کئی عشروں کے تجربے کو، حق کے محاذ کی حتمی فتح کی ایک اور واضح دلیل بتایا اور کہا کہ پچھلے تقریباً چالیس سال میں حزب اللہ نے صیہونی حکومت کو مختلف مرحلوں میں بیروت، صیدا، صور اور آخر کار پورے جنوبی لبنان سے پسپائی پر مجبور کیا اور اس ملک کے شہروں، دیہی علاقوں اور پہاڑوں کو اس منحوس حکومت کے وجود سے پاک کر دیا۔ انھوں نے مختلف فوجی، سیاسی، تشہیراتی اور معاشی ہتھیاروں سے لیس اور اسی طرح امریکی سربراہان مملکت جیسے دنیا کے بڑے فاسقوں کی حمایت کے حامل دشمن کو پسپا کرنے اور شکست دینے میں حزب اللہ کی حیرت انگیز طاقت کو حزب اللہ کی توانائیوں میں قدم بہ قدم اضافہ ہونے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ایک چھوٹے سے گروہ کے ایک عظیم تنظیم میں تبدیل ہونے کا غماز بتایا اور کہا کہ بالکل یہی کامیاب تجربہ فلسطینی مزاحمت کے بارے میں بھی پایا جاتا ہے اور وہ بھی سنہ ۲۰۰۱ سے لے آج تک صیہونی حکومت سے ۹ بار ٹکرائی ہے اور ہر بار اس نے اس حکومت پر غلبہ حاصل کیا ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے غاصب صیہونیوں کے ساتھ موجودہ لڑائی کا فاتح، فلسطینی مزاحمت کو بتایا اور کہا کہ اس جنگ میں صیہونیوں کا ہدف، حماس کو جڑ سے اکھاڑنا تھا لیکن وہ دسیوں ہزار عام لوگوں کے قتل عام، اور مزاحمت و حماس کے رہنماؤں کی شہادت اور دنیا میں اپنے کریہہ، نفرت انگیز، الگ تھلگ پڑ چکے اور قابل مذمت چہرے کو عیاں کرنے کے بعد بھی اس ہدف کو حاصل نہیں کر سکے اور حماس بدستور لڑ رہی ہے اور اس کا مطلب، صیہونی حکومت کی شکست ہے۔ انھوں نے حزب اللہ کو مضبوط اور صیہونی حکومت کے ساتھ طاقت کے ساتھ مقابلہ جاری رکھنے کی حالت میں بتایا اور کہا کہ لبنان میں سیاسی شعبے کے کچھ لوگوں سمیت بعض افراد نے بزعم خود حزب اللہ کے کمزور ہو جانے پر اس مجاہد تنظیم کو طعنے دینے شروع کر دیے ہیں جبکہ یہ ان کی غلط فہمی اور وہم ہے کیونکہ سید حسن نصر اللہ اور سید صفی الدین جیسی شخصیات کو کھو دینے کے باوجود حزب اللہ بھرپور جذبے اور میدان جنگ میں موجود مجاہدوں کے ساتھ پوری طاقت سے لڑ رہی ہے اور دشمن اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکا ہے اور نہ ہی ایسا کر پائے گا۔ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے زور دے کر کہا کہ دنیا اور خطہ وہ دن دیکھے گا جب صیہونی حکومت واضح طور پر ان مجاہدین کے ہاتھوں شکست دکھائے گی اور ہمیں امید ہے کہ آپ سبھی وہ دن دیکھیں گے۔ انھوں نے اسی طرح ماہرین کونسل کے چھٹے دور کے مرحوم ارکان شہید رئیسی اور شہید آل ہاشم کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔

دنیائے اسلام کا اتحاد یعنی صہیونیوں اور استکبار کے زوال کی شروعات

ایران کے شہر سنندج کے معروف اہلسنت عالم دین اور مفتی، مولوی محمد امین راستی نے کہا ہے کہ اگر اسلامی دنیا اتحاد اور یکجہتی حاصل کر لے تو وہ وقت صہیونیوں اور استکبار کی حیات کے اختتام کا دن ہو گا۔ حوزہ نیوز سے بات کرتے ہوئے انہوں نے غزہ اور لبنان کے خلاف صہیونیوں کے مسلسل مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: گزشتہ ایک سال سے صہیونی افواج نے غزہ اور فلسطین کے عوام پر وحشیانہ حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مولوی راستی نے مزید کہا کہ بیسویں صدی میں اتنے بڑے پیمانے پر نسل کشی کے باوجود عالمی برادری اسرائیلی ریاست کی ظالمانہ کاروائیوں پر خاموش ہے، بلکہ بعض مغربی ممالک، بالخصوص امریکہ، جدید ترین فوجی اور تباہ کن ہتھیار اسرائیل کو فراہم کر رہے ہیں، حالانکہ وہ عوامی سطح پر امن اور اسرائیلی جارحیت کی مخالفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بعض اسلامی ممالک نہ صرف اسرائیلی مظالم پر خاموش ہیں، بلکہ اپنے مفادات کی خاطر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ہم مذہب کس طرح صہیونیوں کے ہاتھوں قتل عام ہو رہے ہیں۔ مولوی راستی نے کہا: اسرائیل نے گزشتہ سال کے دوران یہ واضح کر دیا ہے کہ اسے بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور عالمی رائے عامہ اس کے لیے بے معنی ہے۔ مولوی راستی نے کہا: امریکہ اور برطانیہ جیسے مغربی ممالک بھی چاہتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں اتحاد نہ ہو، کیونکہ اگر مسلمانوں میں یکجہتی پیدا ہو جائے تو یہ صہیونیوں اور استکبار کے لیے خاتمے کا وقت ہو گا۔

آیت اللہ سیستانی سے اقوام متحدہ کے نمائندے کی ملاقات؛ غزہ و لبنان میں بحران روکنے میں ناکامی پر اظہار افسوس

آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی سے آج نجف اشرف میں ان کے مرکزی دفتر میں عراق میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نمائندے اور عراق میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن (یونامی) کے سربراہ، ڈاکٹر محمد الحسان، اور ان کے ہمراہ وفد نے ملاقات کی۔ ڈاکٹر الحسان نے آیت اللہ سیستانی کو اقوام متحدہ کی سرگرمیوں اور آئندہ کی منصوبہ بندی کے بارے میں مختصر رپورٹ پیش کی۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی نے خطے میں نا امنی اور عدم استحکام کی صورت حال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لبنان اور غزہ میں جاری نسل کشی پر بین الاقوامی برادری اور بین الاقوامی ادارے اس المیے کا مؤثر حل تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں اور شہریوں کو اسرائیلی جارحیت سے محفوظ رکھنے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا رہے ہیں۔ عراق میں موجودہ چیلنجز اور عوام کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مرجع تقلید نے کہا کہ عراقیوں، خاص طور پر باشعور طبقے، کو ماضی کی ناکامیوں سے سبق سیکھ کر اپنے ملک کے بہتر مستقبل کے لیے سخت محنت کرنی چاہیے، تاکہ سب لوگ امن، استحکام، ترقی، اور خوشحالی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ آیت اللہ سیستانی نے مزید کہا کہ یہ سب کچھ صرف علمی اور عملی منصوبہ بندی کے ذریعے ہی ممکن ہے، جس میں کارکردگی اور دیانتداری کی بنیاد پر ذمہ داریاں سنبھالی جائیں، بیرونی مداخلتوں کو روکا جائے، قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا جائے، اور بدعنوانی کے خلاف مؤثر جدوجہد کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عراقیوں کے لیے یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لیے ایک طویل راستہ طے کرنا باقی ہے۔ اللہ ان کی مدد فرمائے۔

آنکھیں اور کان کھلے رکھیں، معاشرے کو حق کی رہنمائی دیں

آیت اللہ حافظ بشیر نجفی سے میڈیا اور صحافیوں کے وفد کی ملاقات

آیت اللہ العظمیٰ الحاج حافظ بشیر حسین نجفی نے مرکزی دفتر نجف اشرف میں میڈیا اور صحافیوں کے وفد کا استقبال کیا، جن کے ساتھ الفرات ٹی وی کا عملہ بھی تھا۔ اس ملاقات میں میڈیا کے معاشرتی کردار اور صحافیوں کی ذمہ داریوں پر گفتگو ہوئی، خاص طور پر عوامی رائے کی تشکیل میں اور اہل بیت (علیہم السلام) کے فکر و منہج کو پھیلانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ **معاشرے کی خدمت میں میڈیا کے کردار کی قدردانی:** آیت اللہ حافظ بشیر نجفی نے اپنی گفتگو میں میڈیا کے کردار کی اہمیت پر زور دیا، اسے « معاشرے کی زبان » قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور حقائق کو ان کے سامنے لاتا ہے، اور انہوں نے کہا کہ صحافی کو اپنے اردگرد ہونے والی صورتحال سے ہمیشہ باخبر رہنا چاہیے، اور اپنے پیشہ ورانہ انداز میں معاشرے کی خدمت کے لیے نصیحت اور رہنمائی فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

انہوں نے فرمایا: « آپ کو آنکھیں اور کان کُھلے رکھنا ہوں گے، تاکہ آپ دنیا میں ہونے والے حالات کو دیکھ سکیں اور سن سکیں؛ تاکہ آپ حق اور انصاف کے رہنما بن سکیں۔ » **پیشہ ورانہ کام اور خود نگرانی پر زور دینا:** آیت اللہ حافظ بشیر نجفی نے میڈیا کے افراد پر پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی پابندی اور معاشرے کی خدمت پر زور دیا، یاد دہانی کراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تقویٰ الٰہی کے ساتھ کام کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے اس لئے کہ اعمال کی قبولیت اس سے وابستہ ہے اور تقویٰ حاصل کرنے کا پہلا قدم یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ » **میڈیا کا کردار مذہبی اور سماجی اقدار کی اشاعت میں:** آیت اللہ حافظ بشیر نجفی نے اسلامی اقدار اور اصولوں کی اشاعت میں میڈیا کے کردار کی اہمیت پر روشنی ڈالی، اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک مخلص صحافی خیر کی دعوت دینے والا اور لوگوں کی رہنمائی کرنے والا بن سکتا ہے، چاہے لوگ اس کا احساس براہ راست نہ بھی کریں۔ انہوں نے لوگوں کی رہنمائی بہترین طریقے سے جاری رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا، تاکہ آپ اپنے ملک عراق اور اس کے لوگوں کی خدمت کو جاری رکھ سکیں۔ انہوں نے فرمایا: « عراق، امام علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا عراق ہے، اور اسکی خدمت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہیے تاکہ دنیا اور آخرت میں اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کر سکے۔ » آیت اللہ حافظ بشیر نجفی نے اس بات پر زور دیا کہ میڈیا کے افراد پر بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ حقیقت کو عوام تک پہنچائیں اور حالات کی وضاحت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی یہ ذمہ داری آسان نہیں ہے اور اس میں اعلیٰ مہارت کے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کی درست رپورٹنگ کے لیے عزم اور جرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا اختتام ان کے لیے کامیابی کی دعا کرتے ہوئے فرمایا: « میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آپ کے شریف کام میں کامیاب کرے اور آپ کے قلموں کو حق کے راستے کو روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ » ملاقات کے اختتام پر، میڈیا کے وفد کے ارکان نے آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی کا شکریہ ادا کیا اور ان کی قیمتی باتوں اور رہنمائی پر اپنا امتنان ظاہر کیا۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ وہ حق کے راستے پر چلتے رہیں گے اور معاشرے کی خدمت کریں گے، جو کہ دین کے اصولوں اور قومی اقدار کے مطابق ہو۔

آیت اللہ اعرافی کا وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر کے خط کا جواب/ علمائے اسلام صیہونی جرائم پر روشنی ڈالیں

سربراہ حوزہ علمیہ ایران آیت اللہ علی رضا اعرافی نے وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر، آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نقوی نجفی کے خط کے جواب میں کہا کہ علمائے اسلام کو فلسطین اور لبنان میں مقاومتی محاذ کی حمایت کرتے ہوئے صیہونی جرائم اور اس پر بعض مغربی ممالک کی قابل مذمت خاموشی اور حمایت پر روشنی ڈالنی چاہیے۔

آیت اللہ اعرافی نے اپنے خط میں حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسن نصر اللہ اور دیگر مجاہدین کی شہادت کو اسلام اور مکتب اہل بیت (ع) کے لیے باعث فخر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی شہادتوں سے امت اسلامیہ میں مقاومت اور روح استقامت کو مزید تقویت ملے گی۔

آیت اللہ اعرافی نے کہا کہ سید حسن نصر اللہ کی شہادت کے باوجود، مقاومت کا پرچم کبھی سرنگوں نہیں ہوگا اور یہ تحریک اپنی پوری قوت اور اقتدار کے ساتھ غاصب اسرائیل اور مجرم نظام کی نابودی تک جاری رہے گی۔انہوں نے علمائے دین کو تاکید کی کہ وہ اپنے ملکوں میں معنوی اور مالی طور پر مقاومتی محاذ کی حمایت کریں اور صیہونی جرائم کے ساتھ ساتھ بعض مغربی ممالک کی قابل مذمت خاموشی اور حمایت کے سلسلے میں بھی عوام کو مطلع کریں۔

آخر میں، آیت اللہ اعرافی نے مقاومت کی حمایت پر تمام علماء، اساتذہ اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اسرائیل کا زوال قریب ہے اور یہ جعلی اور ظالم حکومت جلد ہی ختم ہو جائے گی۔

امت مسلمہ، بچوں کی قاتل صیہونی حکومت کے جرائم کے خلاف ڈٹ جائے

آیت اللہ حسینی بوشہری

حوزہ علمیہ کے میڈیا اینڈ ورچوئل اسپیس سنٹر کے سربراہ حجت الاسلام والمسلمین رستمی نے ایران کے صوبہ ماندران کے شہر ساری میں مرکز مدیریت حوزہ علمیہ کی جانب سے «ہر مدرسہ علمیہ ایک صحافی» کے عنوان کے تحت منعقدہ ایک پروگرام میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کی مناسبت سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا: میڈیا کی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کے لیے تدریجی، تکرار، اور غیر مستقیم روش کا استعمال ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا: آج کل سوشل میڈیا صرف ایک میڈیا ہی نہیں رہا بلکہ ایک جدید طرز کی زندگی بن چکا ہے۔ جس میں نوجوان اور جوان نسل کا ایک بڑا حصہ زندگی گزار رہا ہے، اس لیے حوزوی افراد کو بھی لوگوں تک درست معلومات پہنچانے کے لیے اس میں داخل ہونا چاہیے۔ حجت الاسلام والمسلمین رستمی نے مزید کہا: حوزاتِ علمیہ میں تعلیمی و تبلیغی سرگرمی کے ساتھ ساتھ میڈیا کے کام کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔ دینی مدارس میں خبروں اور اطلاع رسانی کے حوالے سے «خبر واحد» سے متعلقہ آیات کی تدریس کی جاتی ہے۔ فقہی لحاظ سے خبر اور اطلاع رسانی کی اہمیت بیان کی گئی ہے، ان فکری و علمی ذرائع کو میڈیا کے فعال افراد کے لیے دوبارہ زیر بحث لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حوزہ علمیہ کے میڈیا کے فعال افراد کی تعلیم و تربیت پر زور دیتے ہوئے کہا: ورچوئل اسپیس میں موجود خطرات میڈیا خواندگی کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حجت الاسلام رستمی نے کہا: ہر تکنیکی ذریعہ اپنے ساتھ ایک مخصوص ثقافت لے کر آتا ہے، اس لیے آج کی ضروریات کے مطابق فقہی اور دینی حوالوں پر مبنی ایک نئے طرز زندگی کے لیے ایک ماڈل پیش کرنا ضروری ہے۔ خبروں میں دیانت داری کا اصول اپنانا چاہیے تاکہ اطلاع رسانی میں امانتداری کی مثال قائم کی جا سکے۔

آیت اللہ علم الہدیٰ

طلاب غیر ایرانی، انقلاب اسلامی کی ثقافت و اقدار کے عالمی سفیر

صوبہ خراسان رضوی میں نمائندہ ولی فقیہ آیت اللہ سید احمد علم الہدیٰ نے جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ کے سرپرست حجت الاسلام علی عباسی اور ان کے معاونین سے ملاقات کے دوران کہا: جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ایرانی طلاب دراصل اپنے معاشروں میں انقلاب اسلامی کی ثقافت اور اقدار کے سفیر شمار ہوتے ہیں۔

انہوں نے غیر ایرانی طلاب اور حوزہ علمیہ کے درمیان مضبوط تعلق کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا: ان طلبہ کا حوزہ علمیہ کے ایرانی اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ میل جول انہیں انقلابی افکار سے مزید روشناس کروا سکتا ہے۔

خراسان رضوی میں نمائندہ ولی فقیہ نے ہمسایہ ممالک کے شیعوں کی انقلاب اسلامی کی ثقافت اور تعلیمات سے دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے کہا: غیر ایرانی طلاب اپنے ممالک میں جمہوریہ اسلامی ایران کے سماجی اور انقلابی ثقافت کی منتقلی میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

امریکہ اور اسرائیل کے کہنے پر کسی کو دہشت گرد نہیں کہا جا سکتا

مجلسِ علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے ’امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی‘ (USCIRF) کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر امریکی اداروں پر اعتبار کرتے ہوئے حزب اللہ اور اس کے قائد سید حسن نصر اللہ کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے تو پھر ہندوستان نے امریکی کمیشن کی رپورٹ کو مسترد کیوں کیا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کی نگاہ میں امریکی اداروں کی رپورٹیں قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اسی طرح امریکہ اور اسرائیل کا حزب اللہ اور اس کے قائد سید حسن نصر اللہ کے بارے میں جو نظریہ ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ ملک خود دہشت گردی کے بانی ہیں اور دنیا کو دھوکا دینے کے لئے مظلوموں کو دہشت گرد کہتے ہیں۔ مولانا نے امریکی کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ادارے نے اپنی رپورٹ میں ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں پر مظالم کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کو ایسے ممالک میں شامل کرنے کی سفارش کی ہے، جن میں اقلیتوں کی صورت حال نہایت تشویش ناک ہے، امریکی کمیشن نے اقلیتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے لئے ہندوستان کو اسی زُمرے میں رکھا ہے جس میں پاکستان کو رکھا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کس طرح ۲۰۲۴ء کے دوران گئو رکشکوں نے مذہبی اقلیتوں کا ہجومی تشدد کے ذریعے قتل کیا، انہیں مارا پیٹا گیا اور جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر کے جیل بھیجا گیا، ان کے گھروں اور عبادت گاہوں کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کیا گیا۔

رپورٹ میں ان واقعات کو مذہبی آزادی کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرکاری اہلکاروں کے ذریعہ غلط معلومات اور نفرت انگیز تقاریر کی بنیاد پر مذہبی اقلیتوں، ان کے گھروں اور عبادت گاہوں پر حملے کے لئے اکسایا گیا۔ مولانا نے کہا کہ اگر ہندوستان کا میڈیا اور عوام امریکی اداروں کی رپورٹوں کو درست مانتے ہیں تو پھر واقعی ہندوستان میں صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے، کیونکہ ہم نے غزہ جنگ کے بعد مسلسل یہ دیکھا کہ ہمارا میڈیا امریکہ اور اسرائیل کی رپورٹوں کی بنیاد پر حزب اللہ اور اس کے قائد سید حسن نصر اللہ کو دہشت گرد کہتا آ رہا ہے۔ میڈیا نے اسماعیل ہنیہ کے قتل کے بعد انہیں بھی دہشت گرد کہا، اگر امریکی اداروں کی رپورٹیں قابل اعتبار ہیں تو پھر ہندوستان نے امریکی کمیشن کی اُس رپورٹ کو مسترد کیوں کیا جو اقلیتوں کے بارے میں شائع کی گئی ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکی اور اسرائیلی ادارے اپنے مفاد کے پیش نظر رپورٹیں شائع کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح حزب اللہ، اسماعیل ہنیہ اور سید حسن نصر اللہ کے بارے میں انہوں نے اپنے مفاد کے لئے پروپیگنڈہ کیا تاکہ دنیا کو ان سے بدظن کر دیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ امریکی اور اسرائیلی تنظیمیں اور ادارے مسلسل جھوٹ بولتے ہیں، اس لئے ان کے کہنے پر کسی کو دہشت گرد نہ کہا جائے، اگر ان کی رپورٹوں پر اعتبار کر لیا جائے تو نہ جانے انہوں نے ہندوستان کے بارے میں کیا کیا کہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم امریکی کمیشن کی رپورٹ کی ایک اقلیتی ادارے کے نمائندے کی حیثیت سے تردید اور تکذیب کرتے ہیں۔ سرکار سے ہماری اپیل ہے کہ ہمارا میڈیا بھی امریکہ و اسرائیل کے دباؤ میں آئے بغیر اسماعیل ہنیہ، حسن نصر اللہ اور حزب اللہ کو دہشت گرد کہنا بند کرے اور جو پولیس شہید حسن نصر اللہ کی مجلسِ تعزیت سے گھروں اور امام باڑوں کے اندر بھی روک رہی ہے اُسے اس حرکت پر سرکار سخت تنبیہ کرے۔

تمام ادیان میں ایک نمایاں اور مشترک پہلو ایک دوسرے کے مقدسات کا احترام کرنا ہے/ خطباء

حجت الاسلام سید ابوالحسن نواب کی ہندوستان میں «رہبرانِ ادیان کی پرامن بقائے باہمی اور مذہبی سماجی ذمہ داری» کے عنوان سے منعقدہ علمی نشست میں شرکت

ادیان اور مذاہب کی یونیورسٹی کے بانی اور بورڈ آف ٹرسٹیز کے صدر حجت الاسلام والمسلمین سید ابوالحسن نواب نے ہندوستان میں «رہبرانِ ادیان کی پرامن بقائے باہمی اور مذہبی سماجی ذمہ داری» کے عنوان سے ایک علمی نشست میں شرکت کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ نشست جمہوریہ اسلامی ایران کے ثقافتی قونصل خانے کی کوششوں اور ہندوستان میں رہبر معظم انقلاب کے دفتر کے تعاون سے منعقد ہوئی، جس میں حجت الاسلام والمسلمین سید ابوالحسن نواب نے خطاب کیا اور ایران اور ہندوستان کے علماء اور یونیورسٹی کے اساتذہ نے اس نشست میں شرکت کی۔ حجت الاسلام والمسلمین سید ابوالحسن نواب نے کہا: دین کا سبق انسانوں کے درمیان پرامن بقائے باہمی کے لیے ہے اور دنیا کے سماجی و سیاسی مسائل کو حل کرنے کے لیے گفت و شنید اور مذاکرات کے علاوہ کوئی اور حل نہیں کیونکہ تاریخ میں جنگ نے کبھی بھی کوئی مسئلہ حل نہیں کیا۔ ایرانی ثقافتی قونصلر ڈاکٹر فرید الدین فرید عصر نے اپنے خطاب کے دوران کہا: تمام ادیان میں ایک نمایاں اور مشترک پہلو ایک دوسرے کے مقدسات کا احترام کرنا ہے۔ دینی تعلیمات کے مطابق، خدا نے اپنے انبیاء کو اختلافات کو ختم کرنے اور ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لیے مبعوث کیا۔ انہوں نے مزید کہا: حقیقی ادیان کے پیروکار کبھی خونریزی، جھگڑے اور اختلافات کے خواہاں نہیں رہے، بلکہ یہ ہمیشہ طغیان گر اور مفاد پرست ہوتے ہیں جو دین کے نام پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں۔ مختلف ادیان کے پیروکاروں کے درمیان ہم آہنگی کی فضا قائم کرنے کے لیے ایسے بین المذاہب مکالمات ضروری ہیں۔ حجت الاسلام والمسلمین مہدی مہدوی پور نے بھی اس نشست کے موضوع کی اہمیت اور اس کے اسٹریٹجک پہلو پر تاکید کرتے ہوئے کہا: مختلف ادیان کے رہنماؤں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے میں امن اور دوستی کو فروغ دیں تاکہ لوگ اطمینان اور سکون کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ پرامن زندگی گزار سکیں۔ لکھنؤ کے ہندو رہنما سوامی سارنگ نے کہا: آج دنیا کا مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگ دین اور سیاست کو یہودی رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ دین فطری طور پر کسی سے جنگ کرنے کا خواہاں نہیں ہے۔ چونکہ تمام ادیان محبت اور ہم آہنگی پیدا کرنے پر تاکید کرتے ہیں، اس لیے مذہبی رہنماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر معاشرے کی صحیح رہنمائی کریں۔

دینی مدارس کے حق میں اہم فیصلہ، سپریم کورٹ آف انڈیا کا شکریہ، مولانا علی حیدر فرشتہ

مجمع علماء وخطباء حیدر آباد دکن کے سرپرست اعلی حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا علی حیدر فرشتہ نے سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے دینی مدارس کے حق میں دیے گئے اہم فیصلے پر اظہار تشکر کرتے ہوئے عدالت عظمٰی کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (این سی پی سی آر) کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف تعصب آمیز سفارشات کو خارج کر دیا، جس کے بعد مدارس کو سرکاری فنڈنگ جاری رہے گی۔
مجمع علماء وخطباء حیدر آباد کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ہندوستان میں مختلف مذہبی اقلیتیں آباد ہیں، لیکن مسلمانوں کو ہمیشہ نشانہ بنایا جاتا ہے، جو کہ ایک خطرناک رجحان ہے۔ تنظیم نے کہا کہ تعصب قوم وملت کے لیے ویسا ہی نقصان دہ ہے جیسے دانتوں کی بیماریاں، جن کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
سپریم کورٹ نے این سی پی سی آر کی سفارشات پر فوری روک لگاتے ہوئے کہا کہ غیر منظور شدہ دینی مدارس کے طلباء کو سرکاری اسکولوں میں منتقل کرنے کی تجویز بھی غیر معقول ہے۔ عدالت نے ملک کی تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو نوٹس جاری کیا اور جواب طلب کیا ہے، جب کہ جمعیت علماء ہند کو اتر پردیش اور تریپورہ سمیت دیگر ریاستوں کو فریق بنانے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔
مجمع علماء وخطباء حیدر آباد دکن نے اس فیصلے کو ایک اہم کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم دعاگو ہیں کہ سپریم کورٹ کا حتمی فیصلہ بھی دینی مدارس کے حق میں آئے گا۔

جھوٹی تعریفیں کرنے والا ایک دن برائی ضرور کرتا ہے

مولانا سید احمد علی عابدی

ممبئی کے امام جمعہ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید احمد علی عابدی نے یکم نومبر ۲۰۲۴ کو شیعہ خوجہ جامع مسجد ممبئی میں جمعہ کے خطبے میں کہا کہ ہم لوگوں پر اللہ کے عظیم احسانات اور عظیم عنایتوں میں سے ایک عظیم ترین احسان، جس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہے وہ خداوند عالم کا ہمارے لئے اپنے عظیم ترین نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا بنیادی مقصد لوگوں کو تعلیم دینا اور ان کے نفسوں کا تزکیہ کرنا یعنی پاک کرنا ہے۔ جس طرح بدن گندہ ہوتا ہے تو اسے پاک کیا جاتا ہے، تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے تو نہایا جاتا ہے تاکہ انسان تازگی محسوس کرے۔ یاد رکھیں کہ بارگاہ خدا میں صرف بدن کے ساتھ حاضر نہیں ہونا ہے بلکہ روح کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔

مولانا سید احمد علی عابدی نے کہا: جو ہم نماز میں نیت کرتے ہیں «قربۃ الی اللہ» اللہ سے قریب ہونا چاہتے ہیں، وضو میں نیت کرتے ہیں «قربۃ الی اللہ»، روزہ میں نیت کرتے ہیں «قربۃ الی اللہ»۔ اس «قربۃ الی اللہ» کا مطلب صرف جسمانی نزدیکی نہیں ہے بلکہ روح اور دل سے اللہ سے قریب ہونا ہے۔

انہوں نے کہا: بدن کو پاک کرنا، جسم کو پاک کرنا، لباس کو پاک کرنا آسان ہے۔ روح کو پاک کرنا، اپنے دل کو پاک کرنا، قلب کو پاک کرنا یہ آسان کام نہیں ہے۔ پانی اسی وقت لباس کو پاک کرتا ہے جب یہ پانی لباس تک پہنچ جائے، اگر پانی لباس تک نہیں پہنچ رہا ہے تو لباس پاک نہیں ہوگا تو پانی کا موجود ہونا بھی ضروری ہے اور ہمیں اس کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ روح کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی آدمی روح تک نہیں پہنچے گا اس وقت تک روح پاک نہیں ہوگی تو خداوند عالم نے ہماری روح تک پہنچنے کے لئے عظیم ترین نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ جنہوں نے ہمیں روح کی پاکیزگی کے لئے دوائیں بتائیں، راستے بتائے۔

امام جمعہ ممبئی نے روایت بیان کرتے ہوئے کہا: وہ شخص جو گناہوں کے ذریعہ لوگوں سے اپنی تعریف کرانا چاہتا ہو، جھوٹ بلوا کر، پیسے دلوا کر جو آدمی لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف کراتا ہے، یعنی گناہ کے ذریعہ لوگوں سے اپنی تعریفیں کراتا ہے ایک دن یہ تعریف کرنے والا خود اس کی برائی کرنے لگتا ہے۔ یہ ہم سماج میں دیکھ رہے ہیں، کل تک جو کسی کے ناک کے بال تھے اور سائے کی طرح سے چلتے تھے، تعریفیں کرتے تھے، سر کہتے تھے، حاجی کہتے تھے آج وہ چوراہے پر کھڑے انہی کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔

عزیز استاد، بے مثال مربی، پیکر اخلاص و شفقت مولانا ممتاز علی صاحب کی فرقت کا صدمہ دنیائے علم وادب کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پروردگار ان کے پسماندگان اور تمام شاگردوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

از قلم: ندیم سرسوی

دیکھنے والے سادگی دیکھ کے فورا کہتے تھے
خود کو اس نے رنگ لیا اخلاق پیغمبر ص سے

دوہری نقابیں رکھنے والے عہد کے لوگوں میں
فخر ہے مجھ کو وہ یکساں تھا اندر باہر سے

ان کی نرم مزاجی کی کچھ ایسی خوشبو تھی
پھول بنا دیتا تھا وہ لمحوں میں پتھر سے

ہر دل میں احساس کی صورت زندہ رہتا ہے
ان کے جیسا عالم کب ہٹتا ہے منظر سے؟!

ان کے عمل میں دکھ جاتا تھا ان کے علم کا نور
پہلے خود کرتا تھا پھر کہتا تھا منبر سے

دنیا پرستوں کو جوتی کی نوک پہ رکھتا تھا
بوئے ابوذر آتی تھی اس کے ہر تیور سے

علم کی پیاسی موجوں کا دل غم سے پھٹتا ہے
فرقت کتنی بھاری ہے حکمت کے سمندر سے

ٹرمپ کی جیت، مسلم امہ سامراج سے خبردار رہے

قائد ملت جعفریہ پاکستان کا امریکی صدارتی انتخابات اور اس کے نتائج و اثرات پر تبصرہ؛

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے امریکی صدارتی انتخابات اور اس کے نتائج و اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: چہرے تبدیل ہونے کی بجائے پالیسیاں تبدیل ہوں تو پھر فرق ضرور پڑے گا البتہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت نہ صرف امریکہ کیلئے بلکہ دیگر خطوں کے لئے بھی یقینی طور پر غیر متوقع اور بڑی تبدیلی ہے، اس کے اثرات البتہ ضرور پڑیں گے، جنگ کے خاتمے کے اعلان پر سوال ہے کہ کیا یہ اعلان عملی شکل اختیار کر سکتا ہے ؟انہوں نے امریکی صدارتی انتخابات، ڈونلڈ ٹرمپ کی ایک مرتبہ پھر جیت پر ردعمل دیتے ہوئے کہا: نئے امریکی صدر کی جانب سے ظاہرا جنگ کے خاتمے کا اعلان کیا جارہا ہے مگر امت مسلمہ استعمار کی چالوں سے ضرور ہوشیار رہے کیونکہ چہرے تبدیل ہونے کی بجائے پالیسیاں تبدیل ہوں تو فرق پڑتا ہے۔ علامہ سید ساجد علی نقوی نے مزید کہا: دنیا بھر کے مظلوموں خصوصاً غزہ، لبنان، شام سمیت مشرق وسطیٰ و باالخصوص مسلم امہ کے لئے کبھی سامراجیت و صہیونیت سے کوئی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا: ڈیموکریٹس کی شکست اور ری پبلکن کی جیت سے یقینی طور پر امریکہ کی اندرونی سیاست کے ساتھ دیگر خطوں پر بھی غیر متوقع اثرات مرتب ہونگے۔ قائد ملت جعفریہ پاکستان نے مزید کہا: ہمیں بھولنا نہیں چاہیے بلکہ خبر دار رہنا چاہیے کہ ڈونلڈ ٹرمپ وہی صدر ہیں جنہوں نے فلسطین خصوصاً بیت المقدس کے حوالے سے ایک گھناؤنا اور نام نہاد معاہدہ متعارف کرایا اور اس کے لئے سرمایہ کاری، ہوشیاری اور تحکمانہ انداز سے دباؤ بھی بڑھایا تھا تاکہ ناجائز صہیونی ریاست کو مزید مضبوط کیا جاسکے اور اسی طرح اہم باا ثر سیاسی و مذہبی شخصیات کو ٹارگٹ کرنے کے قبیح منصوبے بھی اسی صدر کے دور میں بنائے گئے تھے۔

پاکستان سے امید اور بھرپور حمایت کے جذبے کا پیغام لے کر جا رہا ہوں

ایرانی وزیر خارجہ کی پاکستانی برجستہ علماء و مشائخ اور اراکین پارلیمنٹ سے اہم ملاقات

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں ایرانی سفارتخانے کی جانب سے ایک دوستانہ نشست منعقد کی گئی۔ جس میں ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اپنے دورہ اسلام آباد کے موقع پر پاکستانی اراکین پارلیمنٹ اور برجستہ سیاسی، علمی، مذہبی اور میڈیا شخصیات سے ملاقات اور گفتگو کی۔

رپورٹ کے مطابق اس پروگرام میں ایران اور پاکستان کے باہمی تعلقات، علاقے کے حالات، صیہونی جرائم، عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں اور بین الاقوامی منظرنامے کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے تہران اور اسلام آباد کے تعلقات اور غزہ اور لبنان میں نسل کشی اور عالم اسلام کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

انہوں نے کہا: ایران پاکستان کے ساتھ گیس پائپ لائن کا معاملہ مذاکرات کی میز پر بات چیت کے ذریعے طے کرنے کا خواہاں ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اس منصوبے کی راہ میں رکاوٹ کونسا ملک ڈال رہا ہے۔ اسلامی امہ اور عرب لیگ کا آئندہ ہفتے لبنان، غزہ میں امن کے بارے میں جو اجلاس سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ۱۱ نومبر کو ہونے والا ہے اس میں اس خطے کو جنگ سے بچانے کے حوالے سے حکمت عملی کے بارے میں مسلم و عرب قائدین کو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔ غزہ میں اسرائیل ۵۰ ہزار سے زائد فلسطینیوں اور تین ہزار سے زائد لبنانی باشندوں کو شہید کر چکا ہے۔ اتنی بڑی شہادتوں کو دنیا نسل کشی کے سوا کیا نام دے سکتی ہے۔ غزہ لبنان میں ہسپتالوں، سکولوں اور پناہ گاہوں پر صیہونی روز بمباری کر کے اوسطاً ایک سو سے زیادہ عورتیں بچے بڑے شہید کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہاں پر کون سے جنگی جرائم ہیں جو اسرائیل امریکہ، برطانیہ کے بل بوتے پر ارتکاب نہیں کر رہا۔ یاد رکھیں ایران جنگ نہیں چاہتا لیکن اپنے دفاع کیلئے ہمہ وقت تیار ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے امریکی صدارتی انتخاب کے نتیجے کے بارے میں کہا: ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ امریکہ میں ٹرمپ صدر بنتے ہیں یا کاملا ہیرس بنتی ہیں۔ ڈیموکریٹ کی طرح ری پبلکن پارٹی بھی صیہونیوں کی

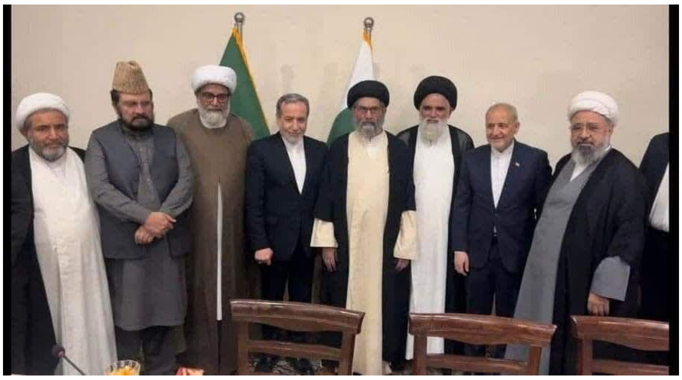

ہمیشہ حمایت کرتی رہی ہے۔

سید عباس عراقچی نے پاکستانی قیادت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا: پاکستان کی لیڈرشپ کا غزہ، لبنان اور صیہونی جارحیت کے شکار علاقوں پر موقف قابل تحسین ہے۔ وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے ذاتی طور پر ایران کے خلاف اسرائیلی جارحیت کی بھرپور اور واضح مذمت کی ہے وہ اس دورے کے بعد پاکستان سے امید اور بھرپور حمایت کے جذبے کا پیغام لے کر جا رہا ہوں۔ پاکستان جو کچھ انسانی ہمدردی کے ناطے غزہ لبنان کے فلسطینیوں کیلئے امداد بجھوا رہا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

شیعہ علماء کونسل کے مرکزی نائب صدر علامہ عارف حسین واحدی نے کہا: جمہوری اسلامی ایران کے وزیر خارجہ کا پاکستان کا دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

انہوں نے کہا: آج کے اس پروگرام میں صیہونی ریاست کے مظالم اور موجودہ صورتحال تفصیلی گفتگو کی گئی اور وزیر خارجہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔

قابل ذکر ہے کہ اس نشست میں قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی، سابق امیر جماعت اسلامی سراج الحق، پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما اور سابق سینیٹر مشاہد حسین سید، محترمہ شیریں رحمان، سربراہ تحریک بیداری امت مصطفی علامہ سید جواد نقوی اور علامہ راجہ ناصر عباس جعفری، سابق سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی، ایران پاکستان افغانستان معاملات کے فوکل پرسن ایمبیسیڈر درانی، خالد محمود، محترمہ رفعت مسعود، چیئرمین پاکستان علماء کونسل مولانا طاہر اشرفی، جے یو آئی (س) کے سربراہ مولانا حامد الحق سمیت اہم شخصیات شریک تھیں۔

حجۃ الاسلام سید عمار حکیم کی عراق میں اقوام متحدہ کے نمائندے سے ملاقات

غزہ اور لبنان میں جنگ بندی پر زور

عراقی قومی اتحاد کے سربراہ حجت الاسلام سید عمار حکیم نے عراق میں اقوام متحدہ کے نمائندے محمد الحسان سے ملاقات کی۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے مشن کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عراق سیاسی، سیکیورٹی اور سماجی سطح پر بے مثال استحکام کی جانب بڑھ رہا ہے اور علاقائی سطح پر اپنے کردار کو دوبارہ اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دے رہا ہے۔ سید عمار حکیم نے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے کردار کو عراق کی ترقی میں معاون قرار دیا اور کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں میں عراق میں مثبت تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں، جس کے اثرات اب عوام تک پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عراقی سیاست اب قوم پرستانہ رخ اختیار کر چکی ہے، اور اختلافات نسلی یا فرقہ وارانہ بنیادوں سے سیاسی میدان تک محدود ہو چکے ہیں۔ سید عمار حکیم نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ موجودہ استحکام کو مستقل امن میں تبدیل کرنے کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عراق کو علاقائی استحکام کی اہمیت ثابت کرنے کے لیے اپنے بین الاقوامی کردار کو دوبارہ حاصل کرنا ہوگا۔ انہوں نے مرجع اعلیٰ آیت اللہ سیستانی کے حالیہ بیانیے کو عراق اور خطے کے مسائل کے حل کا روڈمیپ قرار دیتے ہوئے اس کے تمام نکات کی حمایت پر تاکید کی۔ عمار حکیم نے خطے کی صورتحال کے حوالے سے کہا کہ جنگ میں شدت سے گریز کرتے ہوئے فوری طور پر غزہ اور لبنان میں جنگ بندی، بے گھر افراد کی امداد، اور تباہ شدہ علاقوں کی بحالی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

سید حسن نصر اللہ کی قیادت مشعل راہ ہے اور حزب اللہ ایک جامع اور منظم تحریک ہے

شیخ نعیم قاسم

حزب اللہ لبنان کے نائب سیکرٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے سید حسن نصر اللہ کے چالیسویں کے موقع پر ایک ٹیلی ویژن خطاب میں کہا: «آج ہم سید الشہداء امت، سید حسن نصر اللہ کی شہادت کے چالیسویں دن کو منا رہے ہیں۔ سید نصر اللہ ایک باعزم اور شجاع رہنما تھے، جو معلم راہ ولایت اور آزادی فلسطین کے علمبردار تھے۔» شیخ قاسم نے مزید کہا: «سید نصر اللہ کی باتیں ایک نور ہیں جو مزاحمت کی علامت بن کر دنیا کے دلوں میں روشن ہوئیں، انہوں نے دین محمدی (ص) کی اصل تعلیمات کی بنیاد پر ایک مزاحمتی جماعت کی تشکیل دی، جس میں تمام طبقات شامل تھے، یہ جماعت نوجوانوں اور بزرگوں، حریت پسندوں اور محنت کشوں کی نمائندہ ہے۔» انہوں نے حزب اللہ کی جامع خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ «حزب اللہ نہ صرف عسکری بلکہ ثقافتی، سیاسی، تعلیمی، اور طبی میدان میں بھی منظم اور سرگرم ہے، اور یہی وہ جماعت ہے جسے سید نصر اللہ نے اپنے ہاتھوں سے پروان چڑھایا۔» شیخ نعیم قاسم نے سید حسن نصر اللہ کی شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا: «سید نصر اللہ نے اپنی زندگی اور شہادت دونوں میں ہمیں جلا بخشی، ان کی موت کے بعد بھی وہ زندہ ہیں اور ہم ان کے ساتھ رہیں گے، حزب اللہ کا یہ راستہ جاری رہے گا اور فروغ پائے گا۔» انہوں نے مزید کہا: «سید نصر اللہ نے مزاحمت کے علمبردار، مجاہدین اور دنیا کے آزاد لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بنایا، انہوں نے حسینیت کی محبت کا پرچم سربلند کیا اور اسی راہ پر گامزن رہے۔» انہوں نے یمن، عراق، لبنان اور ایران کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ «تمام مزاحمتی محاذوں اور اسلامی جمہوریہ ایران کی عظیم حمایت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جو فلسطین کی آزادی کے لئے مدد فراہم کر رہے ہیں۔»

حضرت زینب (س) کے شجاعانہ خطبہ نے اموی حکومت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا

امام جمعہ نجف اشرف

امام جمعہ نجف اشرف حجت الاسلام والمسلمین سید صدر الدین قبانچی نے حسینیہ اعظم فاطمیہ نجف اشرف میں نماز جمعہ کے خطبے کے دوران کہا: ہم آیت اللہ العظمی سید علی سیستانی کے ان رہنما اصولوں کی حمایت کرتے ہیں جو انہوں نے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے سے ملاقات میں پیش کیے۔ انہوں نے مزید کہا: اس مرجع عالیقدر نے عراق کے بہتر مستقبل کے لیے سنجیدہ کوششوں کی ضرورت، اس ملک کی تعمیر کے لیے علمی منصوبوں کی اہمیت، بیرونی مداخلت سے بچاؤ اور اسلحے کو حکومت کے

حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے انتہائی شجاعت کے ساتھ اپنے خطبے کے ذریعہ عوامی رائے کو اسلام کے حق میں بدل دیا تھا اور لوگوں نے ان کے بلیغ کلمات کو سن کر ان کے حق پر ہونے کو قبول کرنے کی طرف مائل ہونا شروع کر دیا۔ آج بھی اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ عوامی رائے کو اسلام کے حق میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور وہ کبھی ظالموں کے سامنے نہیں جھکتے اور ہمیشہ قوموں کو استکبار کے چنگل سے آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہاتھ میں محدود کرنے اور قانون کی بالادستی پر تاکید کی ہے۔ حجت الاسلام قبانچی نے کہا: ہم دعاگو ہیں کہ ان کی عمر دراز ہو اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رہے اور ہم حکومت سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ ان کی رہنمائیوں پر کاربند رہے۔ امام جمعہ نجف اشرف نے اپنے بیانات میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کے موقع پر «عوامی رائے سازی» کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا: اُس وقت کی عوامی رائے امام حسین علیہ السلام کو اپنے زمانے کے امام کے خلاف بغاوت کرنے والا سمجھتی تھی۔ حتی کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اپنی شجاعت سے خطبہ دیا، جس نے اموی حکومت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور اپنے بلیغ کلمات سے امت کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس طرح وہ لوگوں کو یزید اور اس کی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑا کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ انہوں نے کہا: آج ہم بھی پورے خطے میں شیعوں کے خلاف غلط بیانیوں کے ذریعے عوامی رائے کو متاثر کرنے کی مذموم کوششیں ہوتا دیکھ رہے ہیں، مگر الحمدللہ اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ اسلام کے حق میں عوامی رائے کو تبدیل کرنے اور ظالموں کے سامنے نہ جھکنے میں کامیاب رہے ہیں تاکہ قوموں کو استکبار کے چنگل سے آزاد کرا سکیں۔

حوزہ علمیہ اور براڈکاسٹنگ ادارے کے اشتراک سے شاندار نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں: مدیر جامعۃ الزہراء (س)

قم المقدسہ ٹی وی اور ریڈیو کے براڈکاسٹنگ ادارے کے ڈائریکٹر جنرل، احمد پہلوانیان نے اپنے کارکنوں کے ہمراہ جامعۃ الزہرا اسلام اللہ علیھا کی مدیر سیدہ زہرہ برقعی سے ملاقات کی، جس میں دونوں اداروں کے تعاون اور یکجہتی کو بڑھانے پر زور دیا گیا۔ سیدہ زہرہ برقعی نے قم کو انقلاب اسلامی کا مرکز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مقدس شہر میں حوزہ علمیہ اور براڈکاسٹنگ ادارے کے درمیان تعاون سے مثبت نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے جامعۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی چالیس سالہ خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس ادارے کو خواتین کے لیے اسلامی تمدنی فکر کا مظہر قرار دیا اور اس ادارے کی کاوشوں اور علمی خدمات کا اعتراف کیا۔ احمد پہلوانیان نے جامعۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو حوزہ علمیہ کا درخشاں باب قرار دیتے ہوئے کہا کہ قم المقدسہ عالمی سطح پر اسلامی علوم کی اشاعت اور دانشورانہ تربیت کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ قم المقدسہ کے براڈکاسٹنگ ادارے کے وسائل سے فائدہ اٹھا کر ان خدمات کو وسیع پیمانے پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس ملاقات کے اختتام پر دونوں اداروں نے باہمی منصوبہ بندی اور تعامل بڑھانے کے لیے عملی اقدامات کرنے پر اتفاق کیا اور براڈکاسٹنگ کی ٹیم نے جامعۃ الزہراء کے مرکزِ تعلیمات کا بھی دورہ کیا۔

لبنان کی مظلوم عوام کے لئے حرم امام رضا (ع) کی اعزازی خادمہ کا سونا اور گاڑی عطیہ

لبنان پر غاصب صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملوں اور رہبر معظم انقلاب اسلامی کی جانب سے لبنان کی جنگ زدہ عوام کو امداد فراہم کرنے کے حکم کے بعد تہران سے تعلق رکھنے والی حرم امام رضا (ع) کی اعزازی خادمہ محترمہ زہرا مصلحی نے رہبر کے اس فرمان پر لبیک کہتے ہوئے اپنا سونا اور گاڑی فروخت کر دی اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو لبنان کی جنگ زدہ عوام کے لئے عطیہ کر دیا۔ حرم امام رضا (ع) کی اس اعزازی خادمہ نے آستان قدس رضوی کے فلاحی مرکز میں رقم

عطیہ کرتے وقت کہا کہ پیغمبر گرامی اسلام (ص) کا ارشاد ہے: ''اگر کوئی مسلمان اپنے اوپر ہونے والے ظلم اور ناانصافی کی وجہ سے فریاد کرے تو ہر وہ مسلمان جو اس کی آواز سنے لیکن لاتعلق رہے وہ مسلمان نہیں ہے'' اس وقت صیہونیوں نے غزہ اور لبنان پر حملہ کیا ہے اور مسلمانوں پر ان علاقوں میں ظلم کیا جا رہا ہے وہ اپنی اور اپنے بچوں کی جانیں گنوا رہے ہیں اور چیخ چیخ کر مسلمانوں کو مدد کے لئے پکار رہے ہیں، اس لئے تمام امت مسلمہ پر فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ان کی مدد کریں۔ انہوں نے رہبر معظم انقلاب اسلامی کی جانب سے لبنانی عوام کی مدد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رہبر کے اس فرمان کے بعد اپنے آپ سے کہا کہ مجھے بھی مدد میں حصہ لینا چاہئے اس لئے میں ان مظلوموں کی مدد کے لئے اپنا سونا اور گاڑی بیچ دی۔ انہوں نے اپنے عطیات حرم امام رضا (ع) میں جمع کروانے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ اس مقدس بارگاہ سے بہتر اور کون سی جگہ ہو سکتی ہے ہم سب امام رضا (ع) کی رأفت کے سائے میں ہیں، میں نے یہ سوچا کہ اگر حرم امام رضا (ع) کے ذریعہ یہ عطیات لبنانی عوام تک پہنچیں گے تو ان میں خیر و برکت زیادہ ہوگی۔

عرفان نظری اور عملی میں سب سے پہلا مرحلہ معرفت نفس کا ہے: محترمہ فاطمہ طباطبائی

امام خمینی (رح) ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے گروہ عرفان کی مدیر محترمہ فاطمہ طباطبائی نے مرکز مدیریت حوزہ علمیہ خواہران قم میں « امام خمینی (رح) کے عرفانی افکار » کے عنوان پر منعقدہ ایک نشست میں گفتگو کے دوران کہا: امام خمینی (رح) کے عرفانی افکار کو سمجھنے کے لیے پہلے عرفان کی تعریف جاننا ضروری ہے اور اسی طرح عرفان نظری اور عملی کے فرق کو جاننا ضروری ہے۔ حوزہ علمیہ خواہران کی استاد نے کہا: ہمارے مادی، حقیقی اور اعتباری ضرورتوں کو جانچنا ضروری ہے کیونکہ ہماری زندگی محدود ہے اور ہمیں اپنے حقیقی ضرورتوں کو اپنی وجودی صلاحیتوں کے ذریعے پورا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا: انسانی حقیقی ضروریات کا تعلق معرفت، عقائد، جذبات اور ارادے وغیرہ سے ہوتا ہے اور یہ تمام مراتب ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ نظام کائنات اور خالق ہستی کے بارے میں ہماری معرفت اور یقین مضبوط ہو گا، اتنا ہی ہمارے اعمال سنجیدہ ہوں گے اور ہماری حقیقی ضروریات بھی بہتر طریقے سے پوری ہوں گی۔ محترمہ طباطبائی نے امام خمینی (رح) کے عرفانی نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: ہمیں دیکھنا چاہیے کہ امام خمینی (رح) کے عرفانی افکار سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے اور یہ کس حد تک ہماری ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر انسان اشرف المخلوقات ہے اور حق کا آئینہ ہے تو کیا وہ معرفت جو انسان حاصل کرتا ہے، انسانیت کے مقصد کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ انہوں نے مزید کہا: انسان کائنات کے تمام درجات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اس لیے اسے خود شناسی، اپنی ضرورتوں کا ادراک اور اپنے وجودی مراتب کی معرفت حاصل کرنی چاہئے۔ امام خمینی (رح) نے اس بات پر تاکید کی ہے کہ عرفان نظری اور عملی میں پہلا قدم « معرفت نفس » ہے۔

ایرانی خاتون نے زیورات مقاومت کے نام کر دئے: « کاش میرے پاس زیادہ سونا ہوتا »

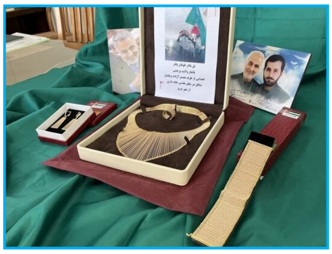

خانم شمس آذران نے اپنے اس اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا، « کاش میرے پاس زیادہ سونا ہوتا، تاکہ میں اسے بھی اسی مقصد کے لیے پیش کر پاتی۔ » ان کے ان الفاظ نے واضح کیا کہ اصل دولت پیسہ یا زیورات نہیں، بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ اور ایثار کا عمل ہے۔ ان کا یہ کہنا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ انسانیت کے لیے کام کرنا سب سے بڑی نعمت ہے اور ایسی سوچ ہی دنیا کو بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

مولانا شیخ ممتاز علی طاب ثراہ کی شخصیت پر طائرانہ نظر

حوزہ نیوز ایجنسی | مولانا ممتاز علی سن ۱۳۷۷ ہجری میں سرزمین غازی پور صوبہ اتر پردیش پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ محمد صدیق شریف النفس انسان تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی پھر اس کے بعد بنارس کا رخ کیا اور جوادیہ عربی کالج میں ظفر الملت مولانا ظفر الحسن، مولانا سید احمد حسن وغیرہ سے کسب فیض کیا۔ جوادیہ عربی کالج سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد فخر الافاضل کی سند حاصل کی۔ پھر لکھنؤ کا سفر اختیار کیا اور برصغیر کی مشہور و معروف درسگاہ مدرسۃ الواعظین میں نادرۃ الزمن مولانا ابن حسن نونہروی سے کسب علم کیا پھر اس کے بعد دو سال ہندوستان میں وظائف دینی کو انجام دیا اور واعظ کی سند حاصل کی۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں حجت الاسلام مولانا سید حسین مہدی حسینی واعظ قمی غازی پوری، حجت الاسلام مولانا سید محمد محسن واعظ جونپوری، مولانا کے ہمدرس تھے اور مولانا ابن حسن املوی واعظ، مولانا محمد داؤد املوی واعظ، مولانا تفضل مہدی واعظ معروفی جونیئر ہمعصر ساتھی تھے۔ آپ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض سے حوزہ علمیہ قم المقدسہ کا سفر کیا اور وہاں مدرسہ حجتیہ میں جید اساتذہ کرام کی خدمت میں رہ کر فقہ واصول میں مہارت حاصل کی۔ موصوف نے دینی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اپنی دینی فکر میں مزید گہرائی حاصل کی اور اسلامی علوم میں اپنی مہارت کو پروان چڑھایا۔ آپ نے قم میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنی زندگی کو دینی خدمات اور لوگوں کی رہنمائی کے لئے وقف کر دیا تھا۔ سن ۱۹۸۸ عیسوی میں افریقہ کا رخ کیا اور جرمنی، ہالینڈ وغیرہ میں سن ۱۹۹۲ عیسوی تک وظائف دینی انجام دیے۔ سن ۱۹۹۲ عیسوی میں ہندوستان واپس آئے اور دہلی میں امامیہ ہال کے امام جمعہ وجماعت منتخب ہوئے اور اپنی آخری سانس تک اس وظیفہ کو بنحو احسن انجام دیتے رہے۔ آپ ایک عرصے تک رسالہ توحید اور پیغام ثقلین سے وابستہ رہے اور اپنی آخری سانس تک امامیہ ہال دہلی، جامعہ اہلبیت دہلی، تنظیم المکاتب لکھنؤ، نور مائکرو فلم سینٹر دہلی وغیرہ میں اخدمات انجام دیتے رہے۔ آپ ہمیشہ تاریخ شیعیت اور سادات کے شجرات کو محفوظ کرنے میں کوشاں رہتے تھے اور جہاں بھی جاتے انٹرنیشنل نور مائکرو فلم سینٹر دہلی کی خدمات کو بیان فرماتے اور لوگوں کو اپنی تاریخ اور شجرات کو محفوظ کرنے کی تشویق کرتے۔ مولانا ہر ہفتہ چھار شنبہ کو انٹرنیشنل نور مائکرو فلم سینٹر دہلی میں حاضر ہوتے اور اپنے چھوٹوں جن میں مولانا سید رضی حیدر پھندیڑوی، مولانا ذیشان حیدر رجیٹوی، مولانا غافر حسن چھولسی، مولانا عالم مہدی زیدپوری، مولانا گوہر عباس اور مولانا شیخ رضوان علی وغیرہ کی تحقیق و تالیف میں راہنمائی فرماتے تھے۔ کبھی کبھی مذاق میں فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ سادات کے شجروں کو لینے اور محفوظ کرنے کی بات کرتا ہوں کہیں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں سید بننا چاہتا ہوں خیر سادات کی یہ خدمت درگاہ الٰہی میں قبول ہو جائے تو میرے لئے یہ ہی کافی ہے۔

مولانا ممتاز علی ہمیشہ درس و تدریس کو پسند فرماتے تھے جوادیہ عربی کالج میں طالبعلمی کے دروان ہی سے تدریس شروع کردی تھی اور اپنے نیچے والے درجات کے طلاب کو پڑھاتے رہتے تھے۔ دہلی میں امامیہ ہال کی خدمات کے ساتھ ساتھ جامعہ اہلبیت میں بھی تدریسی سلسلے کو باقی رکھا اور بہت سے شاگردوں کی تربیت کی۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا اطہر عباس کلکتوی، مولانا ذیشان حیدر رجیٹوی، مولانا مرزا عسکری حسین کلکتوی، مولانا افضل پھندیڑوی، مولانا معراج مہدی الہ آبادی، مولانا جوہر زید پوری، مولانا اعظم باقری جوراسی، مولانا محمد مہدی پھندیڑوی، مولانا عادل منظور اور مولانا حیدر رضا بجنوری، مولانا محمد حسن سرسوی وغیرہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ مولانا ممتاز علی کی حق گوئی، خودداری، اور بے باکی بے مثل و بے نظیر تھی ہمیشہ خدا پر بھروسہ رکھتے اور کبھی کسی سے کوئی سوال نہیں کیا ہر وقت زبان پر شکر خدا جاری رہا وہ فرماتے تھے طلاب کے رزق کا وعدہ اللہ نے کیا ہے تو پھر سوچنا کیا ہے۔ آپ ایسی شخصیت کے مالک تھے جس کا ہر پہلو روشن اور منفرد تھا۔ دہلی امامیہ ہال میں امام جمعہ کی حیثیت سے ان کی خدمات نے اہل دہلی کو حق و انصاف کے لئے دھڑکنا سکھایا اپنی جائے تبلیغ کی طرح وہ علماء کے حلقہ کا دل تھے علماء ہمیشہ ان کا احترام کرتے تھے۔ موصوف اچھے مقرر، واعظ اور خطیب ہونے کے ساتھ تحقیق و تالیف اور ترجمے سے وابستہ رہے مولانا نے بہت سی کتابوں کے ترجمے کئے جن میں الکذوبۃ التحریف، اتحاد کا راستہ، فریاد مظلومیت، خدمات تقابل اسلام اور ایران شہید مطہری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مولانا ممتاز علی کی سحر انگیز شخصیت، نرم مزاجی، اور عمدہ اخلاق کا ایسا اثر تھا کہ لوگ ان سے متاثر ہوجاتے تھے۔ وہ علمی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ محبت اور ادب کی خوبصورت مثال تھے۔ مولانا امامیہ ہال کے سادہ مکان میں سادہ زندگی گزارتے تھے اور آپ نے اپنا گھر نہیں بنایا۔ کبھی آپ نے ثروت اور دولت کو اہمیت نہیں دی ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں کچھ رقم لے کر آیا اور آپ کو دینے لگا تو آپ نے معلوم کیا کہ یہ کیسی ہے؟ یہ میرے لئے ہے یا امامیہ ہال کے لئے تو رقم دینے والے نے کہا یہ آپ کے لئے ہے آپ رکھیں یا امامیہ ہال کو دے دیں آپ کو اختیار ہے تو مولانا نے اس رقم کو امامیہ حال کو یہ کہتے ہوئے دے دی کہ مجھ سے زیادہ امامیہ ہال کو ضرورت ہے۔ مولانا ممتاز علی صاحب کے سحر انگیز اخلاق اور دلکش گفتگو نے انہیں ہر مجلس میں محبوب اور قابل احترام بنا دیا تھا۔ وہ اپنی بات کو دلنشین انداز میں بیان کرتے، جس میں سامعین مگن اور کھو جاتے تھے۔ ان کے بات کرنے کا انداز دلوں پر گہرے اثرات چھوڑ جاتا تھا۔ وہ علماء کے حلقوں میں بھی اپنی باتوں اور فہم کی وجہ سے بہت پسند کیے جاتے تھے۔ مولانا ممتاز علی صاحب نے کبھی دین کا سودا نہیں کیا اور ہمیشہ حق گوئی اور بے باکی سے کام لیا۔ وہ نہایت جرات مندی سے لوگوں کے سامنے حق بات کہتے تھے۔ صاحبانِ ثروت سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے ہمیشہ لوگوں کے غلط ارادوں پر ٹوک دیا کرتے تھے۔ ان کا یہ انداز دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہلِ انصاف میں محبوب تھے۔ اللہ نے مولانا کو بیٹے سے محروم رکھا مگر دو بیٹیوں سے نوازا جن کو آپ نے علم عمل کی دولت سے آراستہ کیا۔

آخر کار یہ علم و عمل کا ماہتاب ۵/نومبر ۲۰۲۴ عیسوی بروز سہ شنبہ شب میں ۱۰ بجے دہلی امامیہ حال میں حرکت قلب رکنے کی وجہ سے غروب ہوگیا اور امامیہ ہال دہلی میں غسل وکفن کے بعد قبرستان دہلی دروازہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

Please Join Us On Social Media
ہمیں شوشل میڈیا پر جوائن کریں۔
fb.me/HawzaNewsUrdu/
HawzahNews_ur
t.me/HawzaNewsUrdu
hawzahnews_ur@Gmail.com
HawzahNewsUrdu?s=08
hawzahnews_ur
حوزہ نیوز ایجنسی
ur.hawzahNews.com